ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانفال

آیات ۲۰ تا ۲۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا
يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ
خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي
الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾

ترکیب: (آیت ۲۰) ''وَلَا تَوَلَّوْا'' دراصل ''وَلَا تَتَوَلَّوْا'' ہے۔ (آیت ۲۲) ''شَرَّ الدَّوَابِّ'' مبتدا ہے۔ ''الصُّمُّ'' اور ''الْبُكْمُ'' اس کی معرفہ خبریں ہیں جبکہ ''الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ'' خبروں کا بدل ہے۔ (آیت ۲۴) ''وَأَنَّهُ'' میں ضمیر الشان ہے۔ (آیت ۲۵) ''فِتْنَةً'' نکرہ مخصوصہ ہے جبکہ ''لَا تُصِيبَنَّ'' سے آگے پورا جملہ اس کی خصوصیت ہے۔ (آیت ۲۶) ''أَنْتُمْ'' کی خبر اول ''قَلِيلٌ'' ہے اور ''مُسْتَضْعَفُونَ'' اس کی خبر ثانی ہے۔ (آیت ۲۷) ''لَا تَخُونُوا'' کی لائے نہی پر عطف ہونے کی وجہ سے آگے ''وَتَخُونُوا'' مجزوم ہوا ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے ہو
اَطِیْعُوا اللّٰهَ : تم اطاعت کرو اللہ کی	وَرَسُوْلَهٗ : اور اس کے رسول کی
وَلَا تَوَلَّوْا : اور روگردانی مت کرو	عَنْهُ : انؐ سے
وَ : اس حال میں کہ	اَنْتُمْ : تم لوگ
تَسْمَعُوْنَ : سنتے ہو	وَلَا تَكُوْنُوْا : اور تم لوگ مت ہو
كَالَّذِیْنَ : ان کی مانند جنہوں نے	قَالُوْا : کہا
سَمِعْنَا : ہم نے سنا	وَ : حالانکہ
هُمْ : وہ لوگ	لَا یَسْمَعُوْنَ : نہیں سنتے
اِنَّ : بے شک	شَرَّ الدَّوَآبِّ : زمین پر چلنے والوں کے بدترین
عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے ہاں	الصُّمُّ : بہرے ہیں
الْبُكْمُ : گونگے ہیں	الَّذِیْنَ : وہ لوگ جو
لَا یَعْقِلُوْنَ : عقل نہیں کرتے	وَلَوْ : اور اگر
عَلِمَ : جانتا	اللّٰهُ : اللہ
فِیْهِمْ : ان میں	خَیْرًا : کوئی بھلائی
لَّاَسْمَعَهُمْ : تو وہ ضرور سناتا ان کو	وَلَوْ : اور اگر
اَسْمَعَهُمْ : وہ سناتا ان کو	لَتَوَلَّوْا : تو وہ ضرور روگردانی کرتے
وَّهُمْ : اور وہ ہیں (ہی)	مُّعْرِضُوْنَ : اعراض کرنے والے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
اسْتَجِیْبُوْا : تم حکم مانو	لِلّٰهِ : اللہ کا
وَلِلرَّسُوْلِ : اور ان رسولؐ کا	اِذَا : جب بھی
دَعَاكُمْ : وہؐ بلائیں تم کو	لِمَا : اس کے لیے جو
یُحْیِیْكُمْ : زندگی دیتی ہے تم کو	وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو
اَنَّ : کہ	اللّٰهَ : اللہ
یَحُوْلُ : حائل کر دیتا ہے	بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ : آدمی اور اس کے دل کے درمیان
وَاَنَّهٗٓ : اور حقیقت تو یہ ہے کہ	اِلَیْهِ : اس کی طرف ہی

تُحْشَرُوْنَ :تم جمع کیے جاؤ گے
وَاتَّقُوْا :اور تم لوگ بچو
فِتْنَةً :ایک ایسی آزمائش سے جو
لَّا تُصِيْبَنَّ :ہرگز نہیں پہنچے گی
الَّذِيْنَ :(صرف) ان لوگوں کو (ہی) جنہوں نے
ظَلَمُوْا :ظلم کیا
مِنْكُمْ :تم میں سے
خَآصَّةً: خاص کرنے والی ہوتے ہوئے
وَاعْلَمُوْٓا :اور جان لو
اَنَّ :کہ
اللّٰهَ :اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ :پکڑ کا سخت ہے
وَاذْكُرُوْٓا:اور یاد کرو
اِذْ :جب
اَنْتُمْ :تم لوگ
قَلِيْلٌ :اقلیت میں تھے
مُّسْتَضْعَفُوْنَ :کمزور سمجھے جاتے تھے
فِی الْاَرْضِ :زمین میں
تَخَافُوْنَ :تم لوگ ڈرتے تھے
اَنْ :کہ
يَّتَخَطَّفَكُمُ :اُچک لیں گے تم کو
النَّاسُ :لوگ
فَاٰوٰىكُمْ :تو اس نے ٹھکانہ دیا تم کو
وَاَيَّدَكُمْ :اور اس نے تائید کی تمہاری
بِنَصْرِهٖ :اپنی مدد سے
وَرَزَقَكُمْ :اور رزق دیا تم کو
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ :پاکیزہ (چیزوں) میں سے
لَعَلَّكُمْ :شاید کہ تم لوگ
تَشْكُرُوْنَ :شکر ادا کرو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ :اے لوگو جو
اٰمَنُوْا :ایمان لائے
لَا تَخُوْنُوا :تم لوگ خیانت مت کرو
اللّٰهَ :اللہ سے
وَالرَّسُوْلَ :اور ان رسولؐ سے
وَتَخُوْنُوْٓا :اور خیانت مت کرو
اَمٰنٰتِكُمْ :اپنی (آپس کی) امانتوں میں
وَ :اس حال میں کہ
اَنْتُمْ :تم لوگ
تَعْلَمُوْنَ: جانتے ہو
وَاعْلَمُوْٓا :اور تم لوگ جان لو
اَنَّمَآ :کہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
اَمْوَالُكُمْ :تمہارے مال
وَاَوْلَادُكُمْ :اور تمہاری اولاد
فِتْنَةٌ :ایک آزمائش ہیں
وَّاَنَّ :اور یہ کہ
اللّٰهَ :اللہ!
عِنْدَهٗٓ :اس کے پاس ہی
اَجْرٌ عَظِيْمٌ :اجرِ عظیم ہے

نوٹ ا : آیت ۲۴ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل کر دیتا ہے۔ کیا حائل کر دیتا ہے؟ یہ بات محذوف ہے۔ اس وجہ سے آیت کے اس جملے کے مفہوم میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور اس کے ایک سے

زیادہ مفاہیم بیان کیے گئے ہیں۔ البتہ اسی آیت میں مذکورہ جملے سے پہلے یہ ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ تمہیں حیات بخش چیز کی طرف بلائیں تو لبیک کہو۔ اس کے پیش نظر مذکورہ جملے کا زیادہ قابلِ ترجیح مفہوم یہ بنتا ہے کہ جب کسی نیک کام کرنے یا گناہ سے بچنے کا موقع آئے تو اس کو فوراً کر گزرو‘ دیر نہ کرو اور اس فرصت کو غنیمت سمجھو۔ بعض اوقات آدمی کے ارادے کے درمیان قضائے الٰہی حائل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو پاتا۔ موت آجائے‘ کوئی بیماری پیش آجائے یا کوئی واقعہ ایسی مصروفیت پیدا کر دے کہ اس کام کی فرصت نہ مل سکے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ فرصتِ وقت کو غنیمت سمجھے اور آج کا کام کل پر نہ ٹالے‘ کیونکہ معلوم نہیں کل کیا ہوتا ہے۔ (معارف القرآن سے ماخوذ)

نوٹ ۲ : رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ خواص کے عمل کے سبب عوام پر عذاب نہیں بھیجتا‘ لیکن جب خاص لوگ امرِ منکر قوم میں پھیلا ہوا دیکھتے ہیں اور اس کو روکنے پر قادر ہونے کے باوجود اپنے اقتدار کو کام میں لا کر نہیں روکتے‘ تو پھر عمومی عذاب آجاتا ہے اور اس میں خاص و عام سب گرفتار بلا ہو جاتے ہیں (ابن کثیرؒ)۔ آیت ۲۵ میں ایسے ہی عمومی عذاب کو فتنہ کہا گیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

نوٹ ۳ : (آیت ۲۶) فی زمانہ پاکستان پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ تقسیم سے پہلے ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں تھے۔ تعلیمی‘ معاشی‘ سرکاری ملازمتوں‘ غرض کہ ہر میدان میں پسماندہ تھے۔ انہیں خوف تھا کہ برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ہندو اکثریت انہیں بالکل ہی کچل دے گی۔ اس خطرہ کے پیش نظر مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔ کانگریس اور برطانوی حکومت‘ دونوں اس کے شدید مخالف تھے۔ چنانچہ برطانوی حکومت نے صوبوں کی فیڈریشن بنا کر متحدہ ہندوستان کو آزادی دینے کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ مسلم لیگ نے اس منصوبہ کو قبول کر لیا تھا اور اس کا اعلان بھی کر چکی تھی۔ گویا مسلمانوں کی کمان سے تیر نکل چکا تھا۔ اب اگر کانگریس بھی اسے قبول کر لیتی تو پاکستان کبھی وجود میں نہ آتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تائید و نصرت اس طرح کی کہ کانگریسی لیڈروں کی عقل اُلٹ دی اور انہوں نے اس منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح پاکستان کے مطالبے کو نئی زندگی ملی اور برطانوی حکومت مجبور ہو گئی کہ وہ ہندوستان کو تقسیم کر دے۔ (حافظ احمد یار صاحب مرحوم)

آیات ۲۹ تا ۳۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢٩ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ
يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝٣٠ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ
سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣١ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ
كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣٢
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝٣٣ وَمَا

لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ
اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۴ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا
مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۶ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ
بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۳۷

م ك و

مَكَا یَمْكُوْ (ن) مُكَاءً : منہ سے سیٹی بجانا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۵

ص د و

صَدَا یَصْدُو (ن) صَدْوًا : (۱) کسی چیز کا لمبا ہونا۔ (۲) تالی بجانا۔

صَدّٰی (تفعیل) تَصْدِیَةً : دونوں ہاتھوں سے تالی پیٹنا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۵

تَصَدّٰی (تفعل) تَصَدِّی : کسی کی طرف متوجہ ہونا۔ ﴿فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶﴾ (عبس) ''تو آپؐ اس کے لیے متوجہ ہوئے۔''

ر ك م

رَكَمَ یَرْكُمُ (ن) رَكْمًا : تہ در تہ کرنا' ڈھیر لگانا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۷

مَرْكُوْمٌ (اسم المفعول) : تہ بہ تہ کیا ہوا۔ ﴿يَقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝۴۴﴾ (الطور) ''تو وہ لوگ کہیں گے تہ بہ تہ کیا ہوا بادل ہے۔''

رُكَامٌ (اسم ذات) : تہ در تہ چیز۔ ﴿اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا﴾ (النور:۴۳) ''کہ اللہ ہانکتا ہے بادل کو پھر وہ اکٹھا کرتا ہے اس کو آپس میں پھر وہ بناتا ہے اس کو ایک تہ در تہ چیز۔''

ترکیب: (آیت ۳۲) ''اِنْ'' شرطیہ کی وجہ سے ''كَانَ'' کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ ''كَانَ'' کا اسم ''هٰذَا'' ہے اور ''الْحَقَّ'' اس کی خبر ہے۔ جبکہ ''هُوَ'' ضمیر فاصل ہے۔ (آیت ۳۳) ''كَانَ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے ''مُعَذِّبَهُمْ'' حالت نصب میں ہے۔ (آیت ۳۴) ''اَوْلِيَاءُ هٗ'' کی ضمیر ''اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۳۶) ''فَسَيُنْفِقُوْنَهَا'' میں ''هَا'' کی ضمیر ''اَمْوَالَ'' کے لیے ہے۔ ''تَكُوْنُ'' کا اسم اس میں شامل ''هَا'' کی ضمیر ہے جو ''اَمْوَال'' کے لیے ہے اور ''حَسْرَةً'' اس کی خبر ہے۔ (آیت ۳۷) ''فَيَرْكُمَهٗ'' اور ''فَيَجْعَلَهٗ'' کے فاسبیہ ہیں اس لیے ''يَرْكُمَ'' اور ''يَجْعَلَ'' حالت نصب میں ہیں۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اِنْ : اگر	تَتَّقُوا : تم لوگ تقویٰ کرو گے

اَللّٰہَ : اللہ کا

لَّکُمۡ : تمہارے لیے

وَّیُکَفِّرۡ : اور وہ دور کردے گا

سَیِّاٰتِکُمۡ : تمہاری برائیوں کو

لَکُمۡ : تم کو

ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ : عظیم فضل والا ہے

یَمۡکُرُ : سازش کی

الَّذِیۡنَ : ان لوگوں نے جنہوں نے

لِیُثۡبِتُوۡکَ : کہ وہ قید کریں آپؐ کو

یَقۡتُلُوۡکَ : قتل کریں آپؐ کو

یُخۡرِجُوۡکَ : نکال دیں آپؐ کو

یَمۡکُرُوۡنَ : وہ لوگ چال چلتے تھے

اللّٰہُ : اللہ

خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ : تدبیر کرنے والوں کا بہترین ہے

تُتۡلٰی عَلَیۡھِمۡ : پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو

قَالُوۡا : تو وہ کہتے ہیں

لَوۡ : اگر

لَقُلۡنَا : تو ہم (بھی) ضرور کہہ لیں گے

اِنۡ : نہیں ہے

اِلَّآ : مگر

وَاِذۡ : اور جب

اَللّٰھُمَّ : اے اللہ

کَانَ : ہے

ھُوَ الۡحَقَّ : ہی حق

فَاَمۡطِرۡ : تو تو برسا

حِجَارَۃً : کچھ پتھر

یَجۡعَلۡ : تو وہ بنادے گا

فُرۡقَانًا : ایک واضح فرق کرنے والا

عَنۡکُمۡ : تم سے

وَیَغۡفِرۡ : اور وہ معاف کردے گا

وَاللّٰہُ : اور اللہ

وَاِذۡ : اور جب

بِکَ : آپؐ کے لیے

کَفَرُوۡا : کفر کیا

اَوۡ : یا

اَوۡ : یا

وَ : اس حال میں کہ

وَیَمۡکُرُ : اور تدبیر کرتا تھا

وَاللّٰہُ : اور اللہ

وَاِذَا : اور جب بھی

اٰیٰتُنَا : ہماری آیتیں

قَدۡ سَمِعۡنَا : ہم سن چکے ہیں

نَشَآءُ : ہم چاہیں

مِثۡلَ ھٰذَآ : اس کے جیسا

ھٰذَآ : یہ

اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ : پہلے لوگوں کی کہانیاں

قَالُوا : انہوں نے کہا

اِنۡ : اگر

ھٰذَا : یہ

مِنۡ عِنۡدِکَ : تیرے پاس سے

عَلَیۡنَا : ہم پر

مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے

اَوۡ : یا
بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ : کوئی دردناک عذاب
اللّٰہُ : اللہ
وَ : اس حال میں کہ
فِیۡھِمۡ : ان میں ہیں
اللّٰہُ : اللہ
وَ : اس حال میں کہ
یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ : استغفار کرتے ہیں
اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ : کہ عذاب نہ دے ان کو
وَ : اس حال میں کہ
یَصُدُّوۡنَ : روکتے ہیں
وَ : حالانکہ
اَوۡلِیَآءَہٗ : اس کے والی ووارث
اَوۡلِیَآؤُہٗٓ : اس کے والی ووارث
الۡمُتَّقُوۡنَ : تقویٰ کرنے والے
اَکۡثَرَھُمۡ : ان کے اکثر
وَمَا کَانَ : اور نہیں تھی
عِنۡدَ الۡبَیۡتِ : اس گھر کے پاس
مُکَآءً : سیٹی بجانا
فَذُوۡقُوا : پس تم لوگ چکھو
بِمَا : بہ سبب اس کے جو
اِنَّ : بے شک
کَفَرُوۡا : کفر کیا
اَمۡوَالَھُمۡ : اپنے مال
عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ : اللہ کے راستے سے
ثُمَّ : پھر

ائۡتِنَا : تو لے آ ہم پر
وَمَا کَانَ : اور نہیں ہے
لِیُعَذِّبَھُمۡ : کہ وہ عذاب دے ان کو
اَنۡتَ : آپؐ
وَمَا کَانَ : اور نہیں ہے
مُعَذِّبَھُمۡ : ان کو عذاب دینے والا
ھُمۡ : وہ لوگ
وَمَا لَھُمۡ : اور ان کے لیے کیا ہے
اللّٰہُ : اللہ
ھُمۡ : وہ لوگ
عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ : مسجد حرام سے
مَا کَانُوۡٓا : وہ نہیں ہیں
اِنۡ : نہیں ہیں
اِلَّا : مگر
وَلٰکِنَّ : اور لیکن
لَا یَعۡلَمُوۡنَ : جانتے نہیں ہیں
صَلَاتُھُمۡ : ان کی نماز
اِلَّا : مگر
وَّتَصۡدِیَۃً : اور تالی پیٹنا
الۡعَذَابَ : اس عذاب کو
کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ : تم لوگ کفر کرتے تھے
الَّذِیۡنَ : جن لوگوں نے
یُنۡفِقُوۡنَ : وہ خرچ کرتے ہیں
لِیَصُدُّوۡا : تاکہ وہ روکیں
فَسَیُنۡفِقُوۡنَھَا : پس وہ لوگ (ابھی اور) خرچ کریں گے ان کو
تَکُوۡنُ : وہ ہوگا

عَلَيۡهِمۡ : ان پر	حَسۡرَةً : ایک حسرت
ثُمَّ : پھر	يُغۡلَبُوۡنَ : وہ لوگ مغلوب کیے جائیں گے
وَالَّذِيۡنَ : اور جنہوں نے	كَفَرُوۡۤا : کفر کیا
اِلٰى جَهَنَّمَ : جہنم کی طرف ہی	يُحۡشَرُوۡنَ : وہ اکٹھا کیے جائیں گے
لِيَمِيۡزَ : تا کہ الگ کرے	اللّٰهُ : اللہ
الۡخَبِيۡثَ : ناپاک کو	مِنَ الطَّيِّبِ : پاکیزہ سے
وَيَجۡعَلَ : اور تا کہ وہ کر دے	الۡخَبِيۡثَ : ناپاک کو
بَعۡضَهٗ : اس کے بعض کو	عَلٰى بَعۡضٍ : بعض کے اوپر
فَيَرۡكُمَهٗ : تب وہ ڈھیر لگائے گا اس کا	جَمِيۡعًا : سب کے سب کا
فَيَجۡعَلَهٗ : تب وہ رکھے گا اس کو	فِىۡ جَهَنَّمَ : جہنم میں
اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ	هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ : ہی خسارہ پانے والے ہیں

نوٹ: اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ پوری قوم کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ یہ فیصلہ کُن عذاب ہوتا ہے‘ جیسا کہ قومِ نوحؑ‘ قومِ لوطؑ‘ قومِ شعیبؑ وغیرہ پر نازل ہوا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی فرد یا افراد کے کسی گروہ پر کوئی عذاب آئے‘ یا اگر کسی قوم پر کوئی عمومی عذاب آئے‘ تب بھی عذاب گزر جانے کے بعد قوم کا وجود باقی رہے۔ یہ وارننگ دینے والا عذاب ہوتا ہے۔

آیت ۳۳ میں فیصلہ کُن عذاب کا ذکر ہے۔ یہ عذاب اس وقت تک نازل نہیں کیا جاتا جب تک کسی قوم میں اس کا نبی موجود ہو یا کچھ اہلِ ایمان موجود ہوں جو استغفار کرتے ہوں۔ مکہ سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہجرت کر جانے کے بعد بھی کچھ کمزور مسلمان رہ گئے تھے جو بوجوہ ہجرت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے مکّہ فیصلہ کُن عذاب سے محفوظ رہا۔ اس فیصلہ کن عذاب کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی قیامت تک استغفار لوگوں کو عذاب سے بچاتا رہے گا۔ (ابن کثیرؒ سے ماخوذ) جبکہ آیت ۳۴ میں وارننگ دینے والے عذاب کا ذکر ہے کہ کسی قوم کی بداعمالیوں کے نتیجے میں ان پر عذاب نہ بھیجنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ آیت ۳۵ میں فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ میں اس عذاب کی طرف اشارہ ہے جو میدانِ بدر میں اہلِ مکّہ پر نازل ہوا۔

آیات ۳۸ تا ۴۴

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّنۡتَهُوۡا يُغۡفَرۡ لَهُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ‌ۚ وَاِنۡ يَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ
الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۳۸ وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ‌ۚ فَاِنِ انْتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ
بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝۳۹ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ۝۴۰
وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ
الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤١ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ
الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ
اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝٤٢ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤٣ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا
وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٤٤ ع

م ض ی

مَضٰی یَمْضِیْ (ض) مُضِیًّا : گزر جانا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۸

اِمْضِ (فعل امر) : تو گزر جا۔ ﴿وَامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٥﴾ (الحجر) ''اور تم لوگ گزر جاؤ جہاں سے تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

ق ص و

قَصَا یَقْصُوْ (ن) قَصْوًا وَقَصًا وَقَصِیَ یَقْصٰی (س) قَصًا: دور ہونا۔

قَصِیٌّ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت): دور۔ ﴿فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝٢٢﴾ (مریم) ''پھر وہ گوشہ نشین ہوئیں اس کے ساتھ ایک دور والے مکان میں۔''

اَقْصٰی مؤنث قُصْوٰی (افعل التفضیل) : زیادہ دور۔ زیر مطالعہ آیت ۴۲۔ اور ﴿وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى﴾ (القصص: ۲۰) ''اور آیا ایک شخص شہر کے زیادہ دور سے دوڑتا ہوا۔''

ترکیب: (آیت ۳۹) ''حَتّٰی'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''یَکُوْنَ'' حالت نصب میں ہے۔ (آیت ۴۱) ''اَنَّمَا'' ایک لفظ یعنی کلمہ حصر نہیں ہے بلکہ ''اَنَّ'' اور ''مَا'' موصولہ کو لکھا گیا ہے جو کہ قرآن مجید کا مخصوص املاء ہے۔ (دیکھیں البقرۃ: ۱۱۔۱۲' نوٹ ۲)۔ (آیت ۴۲) ''اَلرَّکْبُ'' مبتدا ہے اور ''اَسْفَلَ'' اس کی خبر ہے جو کہ افعل التفضیل ہے اور ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا ترجمہ ماضی میں ہوگا' کیونکہ بات کی ابتداء ''اِذْ'' سے ہوئی ہے۔ ''لِیَهْلِكَ'' کی لام کَیْ پر عطف ہونے کی وجہ سے ''یَحْیٰی'' محلًا حالتِ نصب میں ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے	لِّلَّذِیْنَ : ان سے جنہوں نے
کَفَرُوْٓا : کفر کیا	اِنْ : (کہ) اگر
یَّنْتَهُوْا : وہ باز آ جائیں	یُغْفَرْ : تو معاف کر دیا جائے گا

لَهُمْ: ان کے لیے
قَدْ سَلَفَ: گزرا ہے
يَّعُوْدُوْا: وہ لوگ پھر کریں گے
سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ: اگلے لوگوں کا طریقہ
حَتّٰى: یہاں تک کہ
فِتْنَةٌ: کوئی تشدد
الدِّيْنُ: نظامِ حیات
لِلّٰهِ: اللہ کے لیے
انْتَهَوْا: وہ لوگ باز آ جائیں
بِمَا: اس کو جو
بَصِيْرٌ: دیکھنے والا ہے
تَوَلَّوْا: وہ روگردانی کریں
اَنَّ: کہ
مَوْلٰىكُمْ: تمہارا کارساز ہے
الْمَوْلٰى: کارساز ہے
النَّصِيْرُ: مددگار ہے
اَنَّمَا: کہ جو کچھ
مِّنْ شَيْءٍ: کوئی بھی چیز
لِلّٰهِ: اللہ کے لیے
وَلِلرَّسُوْلِ: اوران رسولؐ کے لیے ہے
وَالْيَتٰمٰى: اور یتیموں کے لیے ہے
وَابْنِ السَّبِيْلِ: اور مسافر کے لیے ہے
كُنْتُمْ: تم لوگ
بِاللّٰهِ: اللہ پر
اَنْزَلْنَا: ہم نے اتارا
يَوْمَ الْفُرْقَانِ: فیصلے کے دن

مَّا: اس کو جو
وَاِنْ: اور اگر
فَقَدْ مَضَتْ: تو گزر چکا ہے
وَقَاتِلُوْهُمْ: اور تم لوگ جنگ کروان سے
لَا تَكُوْنَ: نہ رہے
وَّيَكُوْنَ: اور یہاں تک کہ ہو جائے
كُلُّهٗ: اس کا کل
فَاِنِ: پھر اگر
فَاِنَّ اللّٰهَ: تو بے شک اللہ
يَعْمَلُوْنَ: وہ لوگ کرتے ہیں
وَاِنْ: اور اگر
فَاعْلَمُوْٓا: تو تم لوگ جان لو
اللّٰهَ: اللہ
نِعْمَ: کیا ہی اچھا
وَنِعْمَ: اور کیا ہی اچھا
وَاعْلَمُوْٓا: اور جان لو
غَنِمْتُمْ: تم لوگوں نے غنیمت حاصل کی
فَاَنَّ: تو یہ کہ
خُمُسَهٗ: اس کا پانچواں حصہ ہے
وَلِذِي الْقُرْبٰى: اور قرابت داروں کے لیے ہے
وَالْمَسٰكِيْنِ: اور مسکینوں کے لیے ہے
اِنْ: اگر
اٰمَنْتُمْ: ایمان لائے
وَمَآ: اور اس پر جو
عَلٰى عَبْدِنَا: اپنے بندے پر
يَوْمَ: جس دن

الْتَقَی : آمنے سامنے ہوئیں

وَاللّٰهُ : اور اللہ

قَدِیْرٌ : قدرت رکھنے والا ہے

اَنْتُمْ : تم لوگ تھے

وَهُمْ : اور وہ لوگ تھے

وَالرَّكْبُ : اور سواروں کا دستہ (یعنی قافلہ)

مِنْكُمْ : تم سے

تَوَاعَدْتُّمْ : تم باہم معاہدہ کرتے

فِي الْمِيْعٰدِ : مقررہ وقت میں

لِّيَقْضِيَ : تاکہ پورا کرلے

اَمْرًا : ایک ایسے کام کو جو

مَفْعُوْلًا : کیا جانے والا

مَنْ : جو

عَنْۢ بَيِّنَةٍ : روشن (دلیل) سے

مَنْ : جو

عَنْۢ بَيِّنَةٍ : روشن (دلیل) سے

لَسَمِيْعٌ : یقیناً سننے والا ہے

اِذْ : جب

اللّٰهُ : اللہ نے

قَلِيْلًا : تھوڑا ہوتے ہوئے

اَرٰىكَهُمْ : وہ دکھاتا آپؐ کو انہیں

لَّفَشِلْتُمْ : تو تم لوگ ضرور ہمت ہارتے

فِي الْاَمْرِ : اس حکم میں

اللّٰهَ : اللہ نے

اِنَّهٗ : بے شک وہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ : سینوں والی (بات) کو

يُرِيْكُمُوْهُمْ : اس نے دکھایا تم لوگوں کو انہیں

الْجَمْعٰنِ : دو جماعتیں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز پر

اِذْ : جب

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا : نزدیکی کنارہ پر

بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى : دور والے کنارہ پر

اَسْفَلَ : زیادہ نشیب میں تھا

وَلَوْ : اور اگر

لَاخْتَلَفْتُمْ : تو ضرور اختلاف کرتے

وَلٰكِنْ : اور لیکن

اللّٰهُ : اللہ

كَانَ : تھا

لِّيَهْلِكَ : تاکہ وہ ہلاک ہو

هَلَكَ : ہلاک ہوا

وَّيَحْيٰى : اور وہ زندہ رہے

حَيَّ : زندہ رہا

وَاِنَّ اللّٰهَ : اور بے شک اللہ

عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

يُرِيْكَهُمُ : دکھایا آپؐ کو انہیں

فِيْ مَنَامِكَ : آپؐ کی نیند کے وقت میں

وَلَوْ : اور اگر

كَثِيْرًا : زیادہ ہوتے ہوئے

وَلَتَنَازَعْتُمْ : اور تم لوگ ضرور باہم کھینچا تانی کرتے

وَلٰكِنَّ : اور لیکن

سَلَّمَ : سلامتی دی

عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

وَاِذْ : اور جب

اِذِ الْتَقَيْتُمْ : جب تم لوگ آمنے سامنے ہوئے

فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ : تمہاری آنکھوں میں — قَلِيْلًا : تھوڑا ہوتے ہوئے

وَّيُقَلِّلُكُمْ : اور اس نے تھوڑا کیا تم لوگوں کو — فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ : ان کی آنکھوں میں

لِيَقْضِيَ : تاکہ پورا کرے — اللّٰهُ اَمْرًا : اللہ ایک ایسے کام کو جو

كَانَ : تھا — مَفْعُوْلًا : کیا جانے والا

وَاِلَى اللّٰهِ : اور اللہ کی طرف ہی — تُرْجَعُ : لوٹائے جائیں گے

الْاُمُوْرُ : تمام کام

نوٹ: آیت ۳۹ میں فِتْنَةٌ کا لفظ تشدّد (persecution) کے مفہوم میں ہے' یعنی مسلمانوں کو بجبر و ظلم دین حق سے روکنے کا سلسلہ۔ فرمایا ان سے جنگ کرو اور یہ جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ اس سرزمین سے اس فتنہ کا استیصال ہو جائے۔ کسی کے لیے اس کا کوئی امکان باقی نہ رہے کہ وہ کسی مسلمان کو اسلام لانے کی بنا پر ستا سکے۔ (تدبّر قرآن سے ماخوذ)

دین تمام تر اللہ کا ہو جائے' یعنی حرم کی سرزمین پر اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین باقی نہ رہے۔ خانہ کعبہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے لیے تعمیر ہوا تھا' لیکن قریش نے اس کو ایک بت خانہ بنا ڈالا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان غاصبوں سے جنگ کرو' یہاں تک کہ سرزمین حرم پر اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین باقی نہ رہے۔ (تدبّر قرآن سے ماخوذ)

سرزمین حرم کے باہر دین اللہ کے لیے ہونے کا کیا مطلب ہے' اس کی وضاحت البقرۃ:۱۹۳' نوٹ ۲ میں کی جا چکی ہے کہ اسلامی حکومت میں پرسنل لاز لوگوں کے مذہب اور عقیدے کے مطابق ہوں گے اور کسی پر اسلام قبول کرنے کے لیے جبر نہیں کیا جائے گا۔ ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (البقرۃ:۲۵۶) کا یہی مطلب ہے۔ لیکن پبلک لاز قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر مغربی تہذیب کے علمبرداروں کو اور ان کے حاشیہ برداروں کو سخت اعتراض ہے کہ یہ تو بڑی ناانصافی ہے۔ لوگوں کو اپنے متعلق خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاہیے۔ حالانکہ مغربی تہذیب کے علمبردار خود بھی یہی کام کر رہے ہیں۔ تھیوری کی حد تک یعنی زبانی کلامی انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کسی اسلامی ملک کے پرسنل لاز قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ انسانی حقوق اور خواتین کے حقوق کے حوالہ سے انہوں نے پرسنل لاز میں بھی مداخلت کرنے کے چور دروازے بنا رکھے ہیں' لیکن پبلک لاز میں' کسی ملک میں اگر کوئی بات مغربی تہذیب کے مروّجہ اصول کے خلاف ہے' خواہ وہ لوگوں کی اکثریت کی خواہش کے مطابق ہو' تب بھی پروپیگنڈا' لالچ' معاشی ناکہ بندی' سازش' بہتان طرازی' جنگ' غرضیکہ ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرکے مسلمان ممالک پر جبر کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے ملک میں مغربی تہذیب کو رواج دیں۔ پھر بھی الزام ہم پر ہے کہ ہم تنگ نظر' بنیاد پرست اور انتہا پسند ہیں ؎

بُت ہم کو کہیں کافر' اللہ کی مرضی ہے!

❁❁❁